

مسئلہ ۱۔ رمضان المبارک میں تین روزہ - جو روزہ

۱۵ دن روزہ پندرہ روزہ نماز تراویح پڑھنے جاتی ہیں

اس میں کافی لوگ شریک نہیں ہوتے ہیں

مشریعت میں ایسا کیا حکم ہے یہ طریقہ کتب کے پائین

آج سے تیسری ۳۰ سال پہلے ایسی نماز تراویح نہیں پڑھی

جاتی تھی۔ اسکا جواب سائنس محمد بن عثمان الغناوی اردو

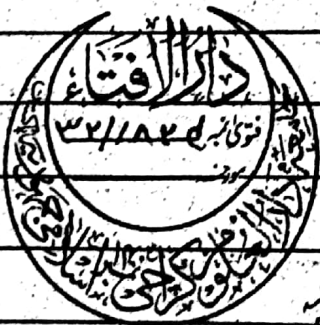
میں تحریر فرمادیں۔ شکر ہے

مسئلہ ۲۔ عمارت مسجد کی اوپریں منزل پر الٹرا (جوئے گورنر

میں نماز تراویح پڑھنے جاتی ہے۔ میں نیچے جہاں (پورے قرآن پڑھا)

میں تراویح پڑھتا ہے۔ چھوڑ کر اوپر نماز تراویح پڑھتا ہوں

مشقت اور وقت سے بچنے کی وجہ سے۔



لو کیا غیر نماز تراویح ادا ہوگی

سائنس محمد بن جواب تحریر فرمادیں شکر ہے جواد اللہ

عبدالحق بیت رحمان صاحب

مدینہ اردو چیمپ لین کراچی 14-8-16

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون ملهم الصواب

(۱)۔۔ واضح رہے کہ نماز تراویح میں ایک بار قرآن کریم کا ختم کرنا سنت ہے، اس کے لئے تاریخ یادوں کی کوئی تعیین نہیں، بلکہ جتنے دن میں سہولت ہو ختم کر سکتا ہے، لہذا رمضان میں تین دن یا اس سے زیادہ دنوں میں ختم کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن یاد رہے کہ تین روزہ یا دس روزہ وغیرہ میں ختم کر کے بلا کسی عذر شرعی کے بقیہ دنوں میں نماز تراویح چھوڑنے کی اجازت نہیں ہوگی، بلکہ بقیہ دنوں میں بھی بدستور نماز تراویح پڑھی جائیگی، صرف اتنی بات ہے کہ بقیہ دنوں میں مختصر سورتوں کے ساتھ تراویح پڑھ سکتا ہے۔

(۲)۔۔ چونکہ نماز تراویح میں پورے قرآن کریم کا سننا اور سننا واجب نہیں، سنت ہے، لہذا آپ کی سورۃ تراویح ادا ہوگئی، البتہ تراویح میں پورے قرآن کریم ایک بار سننے اور سنانے کی بہت بڑی فضیلت آئی ہے، لہذا محض سستی اور وقت بچانے کے لئے ختم تراویح کو چھوڑنا محرومی کی بات ہے، جس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

الدر المختار (۲/۴۶)

(والختم) مرة سنة ومرتين فضيلة وثلاثا أفضل. (ولا يترك) الختم (لكسل القوم)

حاشية ابن عابدين (رد المختار) (۲/۴۶)

(قوله والختم مرة سنة) أي قراءة الختم في صلاة التراويح سنة وصححه في الخانية وغيرها، وعزاه في الهداية إلى أكثر المشايخ. وفي الكافي إلى الجمهور، وفي البرهان: وهو

المروي عن أبي حنيفة والمنقول في الآثار.....والله سبحانه وتعالى اعلم

محمد تقی رگونی

محمد تقی رگونی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۰/ ذوالقعدہ / ۱۴۳۳ھ

۲۴/ اگست / ۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

محمد تقی رگونی
۱۹/ ۱۱/ ۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح

محمد تقی رگونی

۱۹/ ۱۱/ ۱۴۳۲ھ



الجواب صحیح

محمد تقی رگونی

بندہ عبد الرؤف سکھروی عفی عنہ

مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۹/ ذوالقعدہ / ۱۴۳۳ھ

